

احمدی بھائیوں کے نام! السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ

(عت احمدیہ میں مجدد-مرسل پندرہ صدی ہجری یوب احمدیت | ت مرزار < احمد نیر راقم محمود ثانی کے دعویٰ کے متعلق اعتراضات کے جوابات از روئے تعلیم قرآن

وحدیث و فرمودات حضور مسیح موعود

DT: 5-3-2009

اما بعدہ گزارش ہے کہ گزشتہ تین سال کے دوران جبکہ اس ناچیز راقم چوہدری غلام احمد محمود ثانی نے احباب (عت میں اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایما سے اس امر کی اشاعت کی ہے کہ ہمارے زندہ دین میں گزشتہ صدیوں کی طرح موجودہ صدی 15 ہجری کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک مجدد، مرسل، مبعوث کیا تھا یعنی یوب احمدیت | ت مرزار < احمد صاحب اور بدقسمتی سے اس کو احباب (عت نے ان کی زندگی میں شناخت کر لینے کی سعادت نہیں پائی۔ میرے ان خط کے سلسلہ میں احباب (عت نے 20 سے زائد سوالات / اعتراضات مختلف زاویوں سے اور مختلف سوچ سے کئے ہیں۔ چنانچہ یہ عریضہ ان کے جوابات پر مشتمل ہے اور عمومی طور پر بھی استفادہ کیلئے ارسال خدمت ہے۔ والسلام

چوہدری غلام احمد معتمد یوب احمدیت، محمود ثانی

سوال نمبر ۱) جس طرح نبی خدا سے وحی پا کر اپنی نبوت کا ان کرتا ہے اور اسکی بیعت کرنا ضروری ہوتی ہے۔ کیا مجدد بھی اسی طرح خدا سے وحی پا کر اپنی مجددیت کا ان کرتا ہے اور کیا اس کی بیعت کرنا بھی ضروری ہوتی ہے؟

الجواب) مجدد اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر اپنے مجدد ہونے کا ان کرتا ہے۔ جیسے کہ مستقل شرعی نبی۔ اسلامی اصطلاح میں مجدد کیلئے دوسرے نام مرسل، محدث، روحانی خلیفہ، امام الزمان اور امتی نبی بھی ہیں۔ | ت مسیح موعود نے فرمایا "مرسل ہونے میں نبی اور محدث ایک ہی منصب رکھتے ہیں" (شہادت القرآن ص 28)۔ نیز آپ نے فرمایا "مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے" (شہادت القرآن ص: 44)۔ نیز حضور مسیح موعود نے فرمایا "ہمارے نبی ﷺ نے امام الزمان کی ضرورت ہر صدی کیلئے قائم کی ہے"۔ (روحانی خزائن جلد 13 ص 474)۔ نیز فرمایا "یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں" (روحانی خزائن جلد 3 ص: 495) مجدد پر ایمان لانا اور اسکی اطاعت فرض ہے جیسا کہ قرآن پاک کی تعلیم ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء: 64) قرآنی تعلیم کے مطابق حضور مسیح موعود نے فرمایا "یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے سے انحراف ہے۔ من کفر بعد ذلك فاؤلئك هم الفاسقون۔ یعنی بعد اسکے جو خلیفے بھیجے جائیں جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے"۔ (شہادت القرآن ص 48) نیز حضور مسیح موعود نے اس حدیث کی بھی تصدیق کی ہے۔ "من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتة الجاهلیة جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا، وہ جاہلیت کی موت مر گیا"۔ (روحانی خزائن جلد 6 ص: 334)۔

لہذا مجدد کی اطاعت سب امت کیلئے لازم ہے۔ جہاں تک بیعت کا تعلق ہے جب اللہ تعالیٰ اسے بیعت لینے کی اجازت دے تو پھر وہ اپنے مریدوں کو اس کی دعوت دیتا ہے۔ حضور مسیح موعود نے ایسے ہی کیا۔

سوال نمبر ۲) نبی اور مجدد میں کیا فرق ہے؟ جیسے کہ | ت مسیح موعود امتی نبی تھے۔

الجواب) مستقل نبی جیسے کہ نبی پاک ﷺ ہیں شریعت کا حامل ہوتا ہے۔ مجدد، امام الزمان، روحانی خلیفہ، محدث، مرسل، امتی نبی بجانب اللہ مستقل نبی کا جانشین

کھڑا کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳) کیا مجدد کے آنے کے بعد خلافت بھی جاری رہے گی یا ختم ہو جائے گی اور اگر جاری رہے گی تو وہ خلافت کس کی ہوگی۔ | ت مسیح موعود کی یا مجدد کی؟
الجواب) آپ کا یہ سوال ایک مفروضہ پر ہے۔ میرے نزدیک پندرہویں صدی کیلئے منجانب اللہ روحانی خلیفہ، مجدد مکرم | ت صاحبزادہ مرزا احمد (آپ پر سلامتی ہو) ہیں۔ دوسری طرف محض ظاہری خلافت کی ابتداء مکرم | ت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے خلیفہ منتخب ہو جانے کے بعد ہوئی۔ راقم نے اس حقیقت کا ذکر | ت ایوب احمدیت کی سیرت قسط اول میں شواہد کیساتھ کر دیا ہوا ہے کہ روحانی خلافت | ت مرزا احمد صاحب کو ملی اور ظاہری خلافت جو کہ اپنے اندر بادشاہت اور امت کا یا انتظام کارنگ رکھتی ہے وہ | ت مرزا ناصر احمد صاحب کو ملی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر تھی تاکہ وہ لوگوں کو آزمانے کے کون اسکے پسندیدہ اعمال کرتے ہیں۔ اسلام میں مجدد کے آنے کے بعد خلافت ظاہری جو کہ بادشاہت یا ملوکیت کا رنگ اختیار کر لے کا جاری رہنا پہلی صدیوں میں بھی رہا ہے اور اس سے | ت بنی اسرائیل میں بھی ایسا ہی ہو [ہے۔ تاریخ اسلام میں سوائے پہلی صدی کے یعنی | ت عمر بن عبدالعزیز کے جن کے پاس روحانی خلافت اور ظاہری خلافت بیک وقت تھی، باقی صدیوں میں یہ اعزازات الگ الگ ہستیوں کو ملتے رہے اور اسلام سے | ت داداؤ اور | ت سلیمان دونوں کو ہر دو اعزازات ملے۔ مگر عمومی طور پر بنی اسرائیل میں بھی سلسلہ انبیاء اور سلسلہ بادشاہت یا ظاہری خلافت الگ الگ افراد کو ملتی رہی ہے۔ اس وقت (عت میں جو خلافت ہے یہ محض انتظامی / قومی خلافت ہے۔ کیونکہ ان اصحاب نے پندرہویں صدی کیلئے منجانب اللہ مجدد کو تاحال تسلیم نہیں کیا۔ اسلئے موجودہ خلافت کو حضور مسیح موعود کی خلافت نہیں کہہ سکتے۔ جیسے کہ ان اصحاب نے تعلیم مسیح موعود کی خلاف عمل جاری کر رکھا ہے۔ انشاء اللہ امید ہے کہ یہ انحراف اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور فضل و کرم سے جیسا کہ حضور مسیح موعود کی پیش گوئیوں میں نیز سیدنا محمود کی روایا میں، نیز سیدنا ایوب احمدیت کی روایا جو کہ سیرت ایوب احمدیت Z دوئم میں صفحہ 7 پر درج ہے۔ کی بشارات سے ختم فرما دے گا۔ اور جب (عت کی O) یت تسلیم کر لے گی کہ پندرہویں صدی کے مجدد | ت صاحبزادہ مرزا احمد (آپ پر سلامتی ہو) ہی ہیں۔ تب جو بھی (عت کا سربراہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بخشے گا۔ اس کی خلافت ظاہری S ہوگی اور وہ خلیفہ ایوب احمدیت مجدد صدی پندرہ کہلانے کا منصب پائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور مسیح موعود جو کہ مجدد الف آخر بھی ہیں ان کا یہ مقام تا a مت ہے جیسے نبی پاک ﷺ کی مستقل نبوت تا a مت ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد مجدد اور امتی نبی آنے سے آپ کی برکات اور A ض کے اظہار میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ اسی طرح حضور مسیح موعود مجدد الف آخر کی برکات اور A ض بھی جو کہ تا a مت ہیں ان کے اظہار میں اضافہ ہی ہوگا۔ آئندہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ آپ کی نیابت میں نیز نبی پاک ﷺ کے پاک وجود کی اتباع کرنے سے مجدد اسلام بھیجتا رہے گا۔ جیسا کہ اس کا وعدہ اور سنت ہے۔

سوال نمبر ۴) کیا خلافت اور مجدد دونوں ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں۔ دو احباب کس طرح ایک نظام چلائیں گے۔ کیا دونوں کے فیصلوں میں تضاد پیدا ہوگا اور کس کا ماننا فرض ہوگا؟ کون کس کے تابع ہوگا؟ کون کس کی بیعت کرے گا؟

الجواب) اس سوال کا جواب اوپر کے تین جوابات میں آ [ہے۔ حضور مسیح موعود فرماتے ہیں "ہر صدی کے سر پر جو مجدد آتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے" (ملفوظات جلد ۵ نیا ایڈیشن ص ۵۴۱:۵)۔ نیز حضور فرماتے ہیں "سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح جاری ہے کہ لوگوں کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کوئی اور بات کر دکھلاتا ہے جس سے بہتوں کے واسطے صورت ابتلا پیدا ہو جاتی ہے" (ملفوظات جلد 8 ص 406) آپ کے اس سوال کا جواب حضور مسیح موعود کے مندرجہ بالا ارشادات میں ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کو تسلیم کرنے میں۔ اللہ تعالیٰ ہی روحانی خلیفوں کو یعنی مجدد مرسل بھیجتا ہے۔ وہی جسے چاہتا ہے ظاہری اختیار اور قوت اور بادشاہی عطا فرماتا ہے۔ لوگوں کیلئے ابتلا کی صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب یہ اعزازات دو الگ الگ افراد کو ملیں۔ (عت کے اندر موجودہ صورتحال اس لئے پیدا ہوئی کہ ظاہری / انتظامی خلفاء کو ہی روحانی خلفاء بھی سمجھ لیا گیا بغیر کسی دلیل کے اور (عت کے اندر خلاف تعلیم قرآن وحدیث و

فرمودات مسیح موعود اس منفی عقیدہ کو 1968ء کے بعد پروموٹ (PROMOTE) کیا گیا کہ اب ہمارے منتخب شدہ سربراہان کے - وہ اللہ نے کسی اور کو مجرد نہیں بنانا؛ سو یہ امتحان درپیش ہوا۔ یہ ویسا ہی ہے کہ لوگ اُمید لگائے بیٹھے تھے کہ پہلا مسیح آسمان سے اترے گا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین پر سے ہی نیا پیدا کر دیا۔ اس ابتلا کی صورت میں (عت کو شریعت پر عمل کرتے ہوئے یعنی و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ النساء 64)

| ات ایوب احمدیت مرزار < احمد کو تسلیم کر کے اور ان پر ایمان لا کر انکی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے جو کہ تازہ طور پر آپ آسمان سے لائے ہیں۔ جیسا کہ اس راقم کو اللہ تعالیٰ نے تو = عطا فرمائی ہے۔

سوال نمبر ۵) کیا مجرد صرف (عت احمدیہ سے ہی آئیگا یا کسی بھی مسلم فرقہ سے آسکتا ہے؟ کیا یہ مجرد صرف (عت کی اصلاح کیلئے ہوگا یا تمام بنی نوع انسان کیلئے؟

الجواب) مجردین حضور مسیح موعود کے متبعین میں سے آیا کریں گے اور تمام امت کیلئے اور بنی نوع انسان کیلئے ہوں گے۔
سوال نمبر ۶) جس طرح خدا کے سچے اور جھوٹے نبیوں کی بابت وعدے موجود ہیں کیا اسی طرح مجرد کیلئے بھی وعدے ہیں؟ ہم کس طرح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا ہے؟

الجواب) جو وعدے سچے نبی کیلئے ہیں ویسے ہی مجرد کیلئے بھی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مرسل ہونے کی وجہ سے دونوں ہم منصب ہیں۔
سچے اور جھوٹے کی پہچان: حضور مسیح موعود نے فرمایا "انبیاء، مامورین کی شناخت کیلئے تین بڑے معیار ہوتے ہیں: اول یہ کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بھی اس کی مونسید ہیں یا نہیں۔ دوم اس کی تائید میں مساوی نشانات صادر ہوتے ہیں یا نہیں۔ سوم یہ کہ نصوص عقلیہ اس کے ساتھ ہیں یا نہیں یا آقا وقت اور زمانہ کسی ایسے مدعی کی ضرورت بتاتا ہے یا نہیں۔ ان تینوں معیاروں کو ملا کر جب کسی مامور اور راست باز کی نسبت غور کیا جائیگا تو حقیقت کھل جاتی ہے (ملفوظات جلد 6 ص: 297) نیز حضور مسیح موعود نے فرمایا کہ گزشتہ انبیاء اور مامورین کی پیش گوئیاں اس پر صادق آتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ سچے کا صدق، اخلاص، استقلال اور تقویٰ نہایت درجہ کا ہوتا ہے اور اس میں ایک کشش ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد 9 ص: ۶۷۷) | ات ایوب احمدیت ان معیاروں پر بفضل تعالیٰ پورے اُترتے ہیں جیسا کہ تفصیل کیساتھ راقم نے آپ کی سیرت قسط دوم میں بیان کر دیا ہوا ہے۔

سوال نمبر ۷) کیا مجرد خود اپنے مجرد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا بعد از مرگ اسکے حواری اس قسم کا دعویٰ پیش کرتے ہیں؟
الجواب) مجرد اپنی زندگی میں ہی اپنے مجرد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ لوگوں کو تعصب یا حسد کی بناء پر اسکے دعویٰ کی سمجھ نہ آئے حضور مسیح موعود نے فرمایا جیسے کہ راقم اپنے پہلے بھی ذکر کر [ہے۔ "عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ بعض مصلح اور مجردین دنیا میں ایسے آتے ہیں کہ عام طور پر دنیا میں انکی بھی خبر نہیں" (روحانی خزائن: جلد 5 ص 108)۔ جیسا کہ راقم نے اس سے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ | ات ایوب احمدیت مرزار < احمد صاحب کو ایسی ہی صورت پیش آئی جبکہ | ات خلیفہ ثالث نے بلا وجہ ایک منفی عقیدہ ایجاد کیا کہ آئندہ پہلی صدیوں کی طرح مجرد نہیں آیا کریں گے۔ اس تعصب کی وجہ سے (عت کے افراد کا دھیان اس طرف نہ گیا اور عملی حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی حسد اور تعصب میں بہت ترقی کر جائے تو پھر وہ حقیقت کو پانے سے محروم رہ جاتا ہے۔

مجرد کو دعویٰ کرنے کیلئے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں ہیں اور نہ ہی اس کو کسی خاص چہوتہ پر کھڑے ہو کر یہ الفاظ بیان کرنے لازمی ہیں۔ اسلئے لوگوں کیلئے ابتلا کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ نبیوں کی پہچان میں مشکل پیش آتی ہے۔ بعض اوقات محض ایک رویاء کا بیان ہی دعویٰ ہو جاتا ہے جس میں قدرت خداوندی کا اظہار ہو جیسا کہ | ات یوسف کے معاملہ میں ہوا۔ | ات مرزار < احمد صاحب نے 1961ء سے لیکر 1966ء تک کے دوران بہت سے رویاء اور الہامات مختلف شہروں اور مقامات پر بیان کئے تھے جو کہ انکے مقرب اللہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ نظامی | ات یعنی 1965ء کے بعد MI حاصل ہو جانے کے بعد انکی انکوائریاں کرتے رہے اور کہتے تھے کہ نعوذ باللہ انکو شیطانی الہامات ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مخالفین / معاندین کا ہمیشہ سے طریق رہا ہے۔ آپ پر یہ بھی الزام تھا کہ حضور مسیح موعود کے بعد سب سے بڑا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ راقم نے آپ کی سیرت کے Z اول میں اس معاملہ کو تفصیل سے بیان کر دیا ہوا ہے۔

سوال نمبر ۸) | ت مرزار < احمد صاحب نے پندرہویں صدی کا مجدد ہونے کے باوجود خلیفہ ثالث اور خلیفہ رابع / خلیفہ خامس کی بیعت کیوں کی؟

الجواب) آپ کا یہ سوال / اعتراض آپ کے اپنے ہی خیالات کی بناء پر ہے کیونکہ آپ نے قرآن اور حدیث کا حوالہ دیکر اعتراض نہیں کیا۔ | ت مرزار < احمد صاحب نے اپنی روحانی خلافت کو خیر باد کہہ کر بیعت نہ کی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو برضا و رغبت لے کر کے ایسا کیا تھا۔ | ت ابراہیم ایک ظاہری بادشاہ کے ماتحت رعایا تھے۔ | ت موئی بھی ایک وقت تک فرعون کی رعایا تھے۔ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل بھی اپنے وقت کے ظاہری خلفاء یعنی بادشاہوں کی رعایا تھے۔ بعض اوقات یہ بادشاہ ان انبیاء کی عزت و توہین کرتے تھے اور بعض ان میں سے ان کو یعنی انبیاء کرام کو / لیف پہنچاتے تھے۔ عالم اسلام میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور مجدد وقت ظاہری خلفاء یعنی بادشاہوں کے ماتحت ہوتے تھے، ریاستی یا انتظامی امور میں لیکن تجدیدی امور میں وہ اپنا فریضہ تبلیغ ادا کرتے تھے اور اسلئے حکمرانوں سے / لیف بھی اٹھاتے تھے بلکہ قید و بند میں ڈالے جاتے تھے۔ حضور مسیح موعود بھی انگریز حکمرانوں کی رعایا میں تھے اور انکے قوانین کے تابع تھے۔ لیکن خلیفہ اللہ ہونے کے ناطے آپ اپنا فریضہ تبلیغ ہر ایک کیلئے ادا کرتے تھے۔ آپ نے جو خلیفہ ثالث، خلیفہ رابع اور خلیفہ خامس کا ذکر کیا ہے تو یہ محض انتظامی خلافت / ملوکیت تھی اور ہے اسلئے اگر | ت مرزار < احمد صاحب نے انکی بیعت کی، انتظامی امور میں تو جائے اعتراض کیوں ہے؟ تجدیدی امور میں حالات درپیش میں جس طرح آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا۔ آپ نے اپنا فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ جیسا کہ راقم نے آپ کی سیرت میں بیان کر دیا ہوا ہے۔ | ت مرزار < احمد کو اپنے روحانی خلیفہ ہونے پر پورا یقین تھا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر بھی محکم یقین تھا۔ جیسا کہ راقم نے انکی سیرت کے بیان میں تحریر کر دیا ہوا ہے اور خاص طور پر نصرت الہی والی نظم کے تمام اشعار سب زبردست پیش گوئی ہیں اور راقم نے آپ کی سیرت کے مضمون میں اس کا بھی ذکر کر دیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ (عت مسیح موعود موجودہ روش ترک کر کے | ت ایوب احمدیت کی اتباع بھی اختیار کر لے گی اور انکے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اسی قادر و توانا کی تائید سے ظاہری طور پر بھی آپ کے متبعین کے ذریعے پورے ہوں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس خادم کو کھڑا کیا ہے کہ نظامیوں سے جہاد کروں اور (عت کو صحیح تعلیم سے آگاہ کروں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ نظامیوں میں سے کسی کو بھی میرے تبلیغی طے کار دیکھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ جیسا کہ راقم نے اپنے طے میں بحوالہ قرآن و حدیث ثابت کیا ہے کہ رسالت کا انعام بھی اللہ تعالیٰ ہی عنایت کرتا ہے اور حکمرانی اور ظاہری خلافت کا انعام بھی وہی عنایت کرتا ہے کسی کو اس پر اعتراض کی جرأت نہیں کرنی چاہیے۔ جب دونوں انعامات فرد واحد کے پاس ہوں مثلاً | ت داؤد، | ت سلیمان اور | ت بن عبد العزیز تو لوگوں کو زیادہ ابتلا کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ مگر جب یہ دو افراد کے پاس جدا جدا ہوں تو لوگوں کو ابتلا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا وہ خالق ہے، مالک ہے جس طرح چاہے آزمائے۔ مجدد | ت لوگوں کو دین کی روح اور ایمانیات سے آگاہ کرتے ہیں اور خالص توحید پر قائم کرتے ہیں؛ ظاہری خلفاء اگر نیک بخت ہوں تو انکی قدر و منزلت، عزت اور اتباع بھی کرتے ہیں، مگر بد بخت اور ظالم ظاہری خلفاء، حکمران اور بادشاہ ان کو اپنی طاقت اور نظام کے زور پر اذیت پہنچاتے ہیں۔ ان کو اپنے MI اور کیلئے C سچتے ہیں کیونکہ انکے مرید بھی بہت تعداد میں ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اسلام میں مجددین وقت ظاہری خلفاء / بادشاہوں کی رعایا ہوتے تھے، انکے واجب ق بھی ادا کرتے تھے۔ اور انکے پیچھے نماز پڑھ لینا اور انکے M بسلسلہ ریاستی / انتظامی امور میں تابعداری کرنا بھی جائز سمجھتے تھے۔ چودہویں صدی ہجری میں | ت مسیح موعود روحانی خلیفہ تھے اور ترکی میں ایک خلیفہ المسلمین بھی تھا مگر اس نے حضور مسیح موعود کی بیعت نہ کی۔ ہندوستان میں خود مسیح موعود انگریزی O مت کے ماتحت تھے۔ ریاستی امور میں مگر دینی اور ایمانی امور میں آپ کی اپنی الگ سلطنت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "گورنر جنرل" ہونے کا بھی E عطا فرمایا تھا۔ اگرچہ آپ کا مسلک و مذہب بالکل واضح تھا اور انگریزی O مت کو آپ کے عزائم کے متعلق بظاہر اطمینان تھا۔ مگر پھر بھی جاسوسی کا ایک خاص سبیل آپ کیلئے اور آپ کی (عت کی نگرانی کیلئے انہوں نے قائم کیا تھا۔ ظاہری خلفاء / بادشاہوں کو خدا پر بھروسہ کم ہی ہوتا ہے۔ خلافت ثالثہ میں ہماری (عت میں جاسوسی کا نظام خود اپنے ہی افراد پر گزشتہ صدیوں کے حکمرانوں سے کم نہ تھا۔ خاص طور پر | ت مرزا < احمد صاحب سے متعلق اور ملوکیت کی تمام مامات اس دور میں شروع ہو گئیں تھیں۔ | ت مرزار < احمد صاحب نے 1965ء سے لیکر اپنے وصال تک عظیم

صبر کیا جو کہ | ات ایوب سے نسبت سے تھا۔ مگر چونکہ آپ منجانب اللہ روحانی خلیفہ تھے۔ اسلئے آپ نے حالات درپیش آمدہ میں رہ کر تجدید کا کام کیا۔
 (سوال نمبر 9) جب کہ | ت مرزار احمد صاحب نے انتخاب خلافت چہارم کے غلط طریق پر آواز اٹھائی تو پھر | ت پھوپھی جان کے کہنے پر اپنا مؤقف کیوں
 چھوڑا؟

الجواب) آپ کا یہ اعتراض بھی آپ کے اپنے ہی خیالات اور دینی روح اور تقویٰ کی باریک راہوں سے لاعلمی کی بناء پر ہے۔ راقم نے یہ کہیں بھی تحریر نہیں کیا کہ
 آپ نے یہ آواز اللہ تعالیٰ کے اذن سے اٹھائی تھی۔ آپ نے حق کی تعلیم سے آگاہ کرنے کیلئے یہ آواز اٹھائی تھی نہ کہ اپنے لئے ظاہری خلافت کے حصول کیلئے۔
 سو واضح ہو | ت آدم کے دو بیٹوں کے درمیان چپقلش ہوگئی قابیل نے ہابیل سے کہا تم کیونکر اللہ کے مقبول ہو؟ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ ہابیل نے جو واقعی
 بہت صابر اور بردبار تھا جواباً کہا کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کروں گا۔ اور اگر تم نے یہ حرکت کی تو اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کا بوجھ بھی تم پر لاد دے گا۔ قابیل نے اپنا کام کر
 دکھایا اور اپنے بھائی ہابیل کو کر دیا اور پھر پشیمان ہوا۔ اس واقعہ کا قرآن میں ذکر ہے۔ کیا ہابیل کو اپنے دفاع کا حق نہ تھا؟ یقیناً تھا لیکن اس نے تقویٰ کی باریک
 راہ پر عمل کیا اور نہ چاہا کہ وہ انسانوں کے درمیان اور | ت آدم کی اولاد میں پہلو کی بنیاد رکھنے والا بنے اور ایثار اور صبر اختیار کیا۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا
 نعوذ باللہ ہابیل بزدل آدمی تھا یا راضی برضا اور شاکر صابر نبی پاک ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ بہادر وہ نہیں جو زور اور طاقت کی بناء پر اپنے مد مقابل کو
 ہرادیتا ہے۔ بلکہ بہادر وہ ہے جو کہ زیادہ صبر کرتا ہے۔ اسلئے جو تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرتے ہوئے بہتر غرض کیلئے اپنا حق چھوڑ دے اور صبر، ایثار اور قربانی کا
 مظاہرہ کرے تو یہ ایک صفت محمودہ ہے نہ کہ جائے اعتراض۔

نبی پاک ﷺ نے اپنی ایک رویاء کی بناء پر تقریباً 1500 صحابہ کیساتھ عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا اور مدینہ سے سفر اختیار کیا۔ مگر حدیبیہ کے مقام پر ۱۰ ر، اہل مکہ نے
 روک پیدا کر دی اور جنگ اور ابتلا کی صورت پیدا ہوگئی۔ جس کی تفصیل سے یقیناً آپ بھی واقف ہوں گے۔ اس موقع پر آپ نے خونریزی سے بچاؤ کیلئے ۱۰ ر کی
 کچھ شرائط تسلیم کر لیں اور عمرہ کا قصد ترک کیا اور صلح حدیبیہ تحریر کی۔ اس موقع پر | ت عمر جیسے عظیم صحابی کو بھی نیز دیگر صحابہ کو سخت ابتلا پیش آیا اور وہ سوال کرتے تھے
 کہ کیا آپ ﷺ سچے نبی نہ ہیں اور صلح کے خیال کو بزدلی سمجھ رہے تھے۔ مگر آپ ﷺ خدا داد فرماست سے اس کو دین اور دنیا میں بہتر نتائج کی حامل سمجھ رہے تھے۔
 چنانچہ جب آپ ﷺ نے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ جانوروں کی قربانی کریں تو وہ اس پر شدت غم کی وجہ سے عمل نہ کر پارہے تھے۔ تب آپ ﷺ کی پاک ازواج میں
 سے ایک ام المؤمنین نے ایک تاریخی مشورہ حضور نبی پاک ﷺ کو دیا کہ آپ پہل کر کے اونٹ کی قربانی کریں تو صحابی بھی آپ ﷺ کی اتباع کریں گے، چنانچہ ایسا ہی
 ہوا اور صحابہ نے بھی قربانیاں کیں اور اس ابتلا کا خاتمہ ہوا۔ اس موقع پر 70 لوگ جو آپ ﷺ کے ہمراہ عمرہ کی غرض سے آئے تھے مرتد ہو گئے۔ صلح حدیبیہ کے موقع
 پر ایک عظیم خاتون نے ہی مشورہ دیا تھا جو مانا گیا اور ایک ابتلا سے صحابہ کو نجات ملی۔ اسلئے اگر | ت پھوپھی جان کے کہنے پر نیک مقصد کیلئے | ت مرزار احمد
 صاحب نے ان کی بات مان لی اور (عت کو دو • سے نہ کیا تو اعتراض کیوں ہے؟ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی پاک ﷺ نے تو شرائط کی تحریر میں جو آپ کے پاک
 نام کیساتھ "رسول اللہ" کے الفاظ تھے بھی اپنے دست مبارک سے خود کاٹ دیئے اور ۱۰ ر کا مطالبہ پورا کیا۔ کیونکہ وہ یہ دلیل دیتے تھے کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ
 مانیں تو پھر آپ سے مخالفت کیوں کریں۔ آپ ﷺ نے امن و صلح کی خاطر اور خدا داد فرماست کی بناء پر یہ سب کچھ کیا۔ کیا نعوذ باللہ بزدلی سے ایسا کیا تھا؟ جو لوگ
 حسن زنی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو ٹھوکر سے بچالیتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں فتوحات عطا فرمائیں فالحمْد للہ۔

| ت علی اور معاویہ کے درمیان جنگ میں بہرہ و غارت ہوئی مگر مکمل فتح | ت علی کو نمل سکی۔ یہ جنگ ختم کروانے میں | ت علی کے بیٹے | ت امام حسن
 نے بہت کردار ادا کیا اور فریقین کے درمیان جنگ بند کروادی۔ اس طرح نبی پاک ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ میرا یہ نواسہ دو مسلمان فریقوں کے درمیان صلح
 کروادے گا۔ میرا آپ سے سوال ہے | ت علی نے خلیفہ برحق ہوتے ہوئے جیسا کہ وعدل حضور مسیح موعود نے بھی ان کو حق پر قرار دیا ہے آپ نے اپنے بیٹے کے
 کہنے پر کیوں صلح کر کے جنگ بند کر دی؟ حضور مسیح موعود نے مزید فرمایا ہے کہ | ت حسن نے اپنی ظاہری خلافت کا ایثار کر کے اسے بھی چھوڑ دیا کہ پہلے ہی
 ہزاروں ہو | ت مکمل حوالہ یوں ہے: " | ت حسن نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے۔ پہلے ہی ہزاروں خون ہو | تھے

"(ملفوظات جلد ۸ ص: ۲۷۸)۔ آپ غور فرمائیں کہ | ت مرزار < احمد صاحب نے تو اپنے لئے ظاہری خلافت تو طلب نہ کی تھی صحیح طریق انتخاب کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے بالمقابل | ت امام حسنؑ نے تو اپنی ظاہری خلافت کو بھی خونریزی اور فساد روکنے کیلئے ترک کر دیا تھا اور ایثار سے کام لیا اور < عدل حضور مسیح موعود سے شاباش حاصل کی۔ | ت مرزار < احمد صاحب نے اگر اپنی پھوپھی صاحبہ جو کہ حضور مسیح موعود کی مبشر اولاد میں سے ایک فرد تھیں کی بات مان کر صبر اور ایثار کیا تو جائے اعتراض کیا ہے؟

| ت سلیمان کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے سامنے دو عورتوں کا ایک قضیہ پیش ہوا۔ دونوں ایک بچے کی مائیں ہونے کا دعویٰ کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فیصلہ کیلئے ایک ترکیب بھائی اور آپ نے ان سے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ حقیقی ماں کون ہے۔ میں یہ کر سکتا ہوں کہ بچے کے دو • کے کردوں اور نصف نصف تم کو دے دوں۔ اس پر جو حقیقی ماں تھی وہ فوراً چیخ اٹھی کہ نہیں نہیں ایسا نہ کریں یہ میرا بچہ نہیں ہے اس کے • نے نہ کرو۔ میں دعویٰ سے دستبردار ہوتی ہوں۔ چنانچہ | ت سلیمان نے بچہ اسی کو یعنی حقیقی ماں کو دے دیا۔ راقم نے اسی قسم کے اعتراضات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے ۸ ط میں | ت مرزار < احمد کے بعض پر حکمت اور پُر بصیرت فرمودات کا اندراج کر دیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں میرا خط بسلسلہ سیرت ایوب احمدیت قسط اول: ص 8 "حقیقی محبت سگے اور سوتیلے اور اپنے اور غیر کا یہاں ہی امتحان ہوتا ہے۔ جس کی محبت اوپری ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر مجھے نہیں تو پھر کسی کو نہ ملے۔ توڑ و تباہ کر دو، جس کے جگر میں ہو کہ ہوتی ہے، جس کا جگر گوشہ ہوتا ہے وہ کہتا ہے جیتا رہے خواہ میری آنکھوں سے دور" مزید اللہ تعالیٰ نے آپ کو یوں سکھایا جیسا کہ آپ کی سیرت قسط اول میں صفحہ 8 پر درج ہے "مجھے اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی کہ جو انسان ذات سے بالاتر ہو کر (معی امور پر نظر کر سکے اس کو صدیقوں والا ایمان عطا کیا جاتا ہے"۔ چنانچہ آپ نے ان اصولوں کی بناء پر قضا و قدر پر راضی ہو کر صبر کو اختیار کیا اور ترک æ ب کو بہتر جانا جیسا کہ حضور مسیح موعود کی پیش گوئی تھی اور 1982ء میں انتخاب خلیفہ رابع کے موقع پر منظر پر آئی۔ یہ پیش گوئی تذکرہ کے صفحہ 208 پر شائع شدہ ہے اور جس میں کہا گیا ہے کہ اے علیؑ تو ہی حق پر ہے مگر خوارج اور مولویوں سے ترک æ بہتر ہے۔ لہذا صبر کرو۔ یہاں پر قابل غور بات یہ ہے کہ حق پر ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر جنگ و جدل سے علیحدہ ہونا ایک مستحسن قدم ہے اور صبر، ایثار اختیار کرنا ایک صفت حمیدہ ہے۔ اسلئے آپ کا یہ اعتراض کہ اگر آپ حق پر تھے تو پھر رک کیوں گئے۔ اس میں کوئی وزن نہیں ہے۔ ہر مرسل مجدد کو اپنے پیش آمدہ حالات کے تحت کام سرانجام دینا ہوتا ہے۔ | ت مرزار < احمد صاحب کو | ت ایوب سے خاص نسبت تھی اور | ت علی سے بھی، | ت مسیح سے بھی اور | ت یوسف سے بھی وغیرہ اور راقم نے آپ کی سیرت کے بارے میں اس کا ذکر کر دیا ہوا ہے۔ لہذا ان پاک وجودوں کی طرح آپ کو بھی بلند کردار اور اخلاق و اطوار کا اظہار کرنا تھا۔

جنگ احد کا واقعہ بہت بصیرت بخش ہے کہ n نے خیال کیا کہ نعوذ باللہ انہوں نے حضور نبی پاک ﷺ کو کر دیا ہے اور خوشی سے اس کا نعرہ لگایا۔ صحابہ جواب دینے لگے مگر آپ ﷺ نے حکمت کے تحت ان کو روک دیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ ابو بکرؓ کو بھی انہوں نے کر دیا اور خوشی کا نعرہ مارا۔ اسی طرح | ت عمرؓ کیلئے بھی کیا گیا۔ مگر آپ ﷺ نے صبر اور خاموش رہنے کی تاکید فرمائی۔ اب n نے جوش میں آ کر اپنے بت جبل کی جے کا نعرہ لگایا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اب زور سے جواب دو کہ اللہ اجل و اکبر۔ سبق یہ حاصل ہوا کہ توحید خالص کی خلاف کوئی چیز اپنی کسی کمزور ترین حالت میں ایک لمحہ کیلئے بھی برداشت نہیں کرنی چاہئے۔ باقی دیگر امور میں موقع اور مناسبت کے لحاظ سے تحمل کی تلقین ہے۔ اسی طرح جیسا کہ میں اوپر بھی بیان کر آیا ہوں صلح حدیبیہ کے موقع پر فریق مخالف n کے مطالبہ پر تحریر "رسول اللہ" کو معاہدہ سے اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا۔ آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟ یقیناً آنحضرت ﷺ نے بہتر مصلحت کیلئے ایسا کیا تھا جو کہ ایک بہت بڑی یت کیلئے سمجھ سے بالاتر تھی۔ آپ کا عمل ہی بابرکت اور مفید نتائج کا حامل ہوا۔ یہ سب مثالیں امت کے عمل کیلئے ہیں۔

سوال نمبر ۱۰) کیا مرزار < احمد صاحب کو بطور مجدد صرف طریق انتخاب خلافت سے متعلق ہی تجدید کرنی تھی؟ کیا یہ بات ایک تجویز کے ذریعے نہیں دی جاسکتی تھی؟

الجواب) میرے تحریر کردہ **ع** ط کو آپ غور سے پڑھیں۔ لگتا ہے کہ آپ نظامیوں کی کاروائی سے ناواقف محض ہیں۔ آپ نے جو بات حق تھی اور مناسب تھی عین موقعہ پر اس کا اظہار کیا؛ اس وقت خاموش رہنا سخت معاصی ہوتا۔ قوم کے سربراہ کا مسئلہ انتخاب بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے؛ اگر اسے انتخاب مؤمنین متناسب مشاورت سے نہ کریں اور اس طرح صحیح طور پر منتخب نہ ہوا ہو تو قوم کا شیرازہ بکھر سکتا ہے اور اقوام عالم میں اسکی بہت سی مثالیں ہیں کہ نالائق سربراہوں کی وجہ سے انہیں کتنا نقصان اٹھانا پڑا۔ راقم نے تقریباً گزشتہ عرصہ دو سال میں باقاعدہ تحریری طور پر اپنے شائع شدہ **ع** ط میں اصلاح کی غرض سے یہ تجویز نظامی | ات کو دی تھی کہ وہ آئندہ کیلئے ہی اس تجویز پر عمل کریں کہ انتخاب خلیفہ دنیا کے سب احباب (عت سے متناسب مشورہ اور نمائندگی سے کرنے کے قواعد بنائیں تاکہ تعلیم شریعت پر عمل ہو اور بابرکت نتائج برآمد ہوں۔ مگر انہوں نے تا حال میری اس بات کا ذرہ برابر بھی نوٹس لینے کا اظہار نہیں کیا۔ | ات مرزا < احمد صاحب نے اپنی پیش گوئی کے مطابق جو 1966ء میں پیش کی اور راقم نے آپ کی سیرت کے بیان **Z** اول میں اس کا حوالہ دیا ہوا ہے کہ آپ نے اعجازی تفسیر قرآن اس زمانہ کی ضرورتوں کے عین مطابق تحریر کی ہوئی ہے۔ اس کا ایک نمونہ سورہ المدثر سے متعلق یہ راقم شائع کر [ہے۔ خدمت قرآن ہی مجدد کا بڑا کام ہوتا ہے جیسا کہ حضور مسیح موعود نے آئینہ کمالات اسلام / روحانی خزائن جلد 5 ص: 246 پر تحریر فرمایا ہے؛ کہ ہر ایک نئی صدی کے سر پر ایک جانشین نبی پاک ﷺ کا پیدا فرماتا ہے جو کہ آخضر ﷺ کا نمونہ بن کر بنی نوع انسان کیلئے موجب **و** ہوتا ہے۔ اسکی سخت مخالفت اور خصامت ہوتی ہے وہ مغلفات دین کا حل پیش کرتا ہے۔ انشاء اللہ امید ہے مولا کریم نظامیوں کی طرف سے سب روکیں اپنے دست قدرت سے جلد اٹھا دیگا اور یہ روحانی ماندہ اُمت اور عامۃ الناس کو مل جائیگا۔ اس راقم نے جو کچھ اپنے **ع** ط میں درکار اصلاحات کے حوالے سے لکھا ہے آپ سے ہی سیکھ کر لکھا ہے؛ حضور مسیح موعود نے فرمایا جو خدمات تبیین کرتے ہیں وہ اپنے مطبوع کے جسم کا **Z** ہو کر کرتے ہیں (ملاحظہ فرمائیں روحانی خزائن ازالہ اوہام: جلد 3 ص: 318)۔

سوال نمبر 11) آپ نے "حدیث نبوی ﷺ کی حقانیت" کے زیر عنوان یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ جب خلافت ظاہری غیر حواری لوگوں کے پاس آجاتی ہے تو پھر بگاڑ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس پر کیونکر یقین کیا جائے معاویہ بھی تو صحابی تھے انکی خلافت کیونکر درست نہ سمجھی جائے؟

الجواب) آپ کا یہ اعتراض اس راقم پر نہیں بلکہ حدیث پر ہے جو کہ نہایت محکم اور ثابت شدہ ہے اور (عت کی شائع کردہ **A** ب "حدیث الصالحین" میں درج ہے۔ راقم نے از خود کوئی رائے ظاہر نہیں کی بلکہ خلیفہ ثالث اور خلیفہ رابع کے اپنے ہی شائع شدہ بیانات پیش کئے تھے جو کہ تعلیم اسلام کے مخالف ہیں۔ اس حدیث کا جو ترجمہ **A** ب حوالہ بالا میں درج ہے وہ مخلص صحابی کے الفاظ ہیں۔ معاویہ کے متعلق وعدل حضور مسیح موعود کا فیصلہ ہے کہ خلافت **S** | ات علیٰ کے بالمقابل ابن ابی سفیان یعنی معاویہ نے بغاوت اختیار کی (ملاحظہ فرمائیں سر الخلافہ روحانی خزائن جلد 8، ص: 352) حضور مسیح موعود کی (عت میں سے جو اہل لاہور کا گروہ پیدا ہوا۔ جن کو اہل پیغام بھی کہتے ہیں۔ انکی بنیاد رکھنے والے بھی صحابی ہی تھے۔ انکی (عت کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ انبیاء کی تاریخ پر جب غور کریں تو صحابی کہلانے والے بعض لوگ مرتد ہو گئے۔ مثلاً | ات موسیٰ کے وقت میں سامری، | ات مسیح کا حواری یہود اسکر یوطی، اور حضور مسیح موعود کے ساتھی جس کا نام عبدالحکیم تھا جو کہ بعد میں آپکے مقابلہ پر آ کر ہلاک ہوا۔ اسلئے آپ کا اعتراض مناسب نہیں۔

سوال نمبر 12) کون سی وحی مرزا < احمد صاحب کو ہوئی کہ وہ مجدد صدی پندرہ ہیں؟

الجواب) راقم نے آپ کی سیرت کے بیان میں **Z** اول ص: 2 پر واضح کر دیا ہوا ہے کہ 1386ھ بمطابق 1966ء میں آپ کو روایاً صادقہ ہوئی کہ مسیح موعود کی مدد کیلئے آپ کا نزول ہوا ہے۔ یہ وقت پندرہویں صدی ہجری کے آغاز کے قریب کا تھا اور حضور مسیح موعود کی بعثت کو 95 سال قمری ہو تھے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ نے حقیقۃ الوحی، روحانی جلد 22 کے صفحہ 208-207 پر درج فرمایا۔ آپ کی بعثت 1290 سال ہجری میں ہوئی تھی۔ مزید آپ نے اپنی ایک روایا میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ کی عمر 95 سال ہو، ملاحظہ ہو تذکرہ ص: 497 چنانچہ 1290 میں 95 جمع کریں تو 1385 بنتے تھے۔ آپ کی جسمانی عمر تو صرف 73 سال ہوئی اسلئے یقینی طور پر یہ استنباط ہوا کہ آپ کی 14 ویں تجدیدی صدی بالفعل 95 سال ہوگی۔ چنانچہ جیسے ہی 14 ویں صدی کا اختتام ہوا اللہ تعالیٰ نے ضرورت **S** کے تحت پندرہویں صدی ہجری کیلئے | ات مرزا < احمد صاحب کو مسیح موعود کی مدد کیلئے نازل فرمایا، جیسا کہ حضور مسیح موعود مجدد الف آخر ہیں یعنی

a مت تک اسلئے آئندہ جو بھی صدی کا مجدد ہوگا تو آپ کی نیابت میں اور آپ کی نصرت کیلئے نازل ہوگا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے "ایوب" کا "ae" ب دیا اور انکا مشیل ہو کر ہی تجدیدی کاروائی کرنی پڑی بحساب 1 حروف ابجد سے مرزار احمد خلیفہ کے الفاظ کا ٹوٹل کیا جائے تو 1386 ہی بنتے ہیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے مجھ پر منکشف فرمائی اور راقم اس بارے میں خاندان مسیح موعود کو نیز | ت خلیفہ خامس کو اپنے "ط" میں بتا [ہے۔ مزید آپ پر منکشف کرنا چاہتا ہوں کہ سیدنا | ت محمود نے 1944 میں ایک روایا دیکھی جو کہ "A" ب "روایا و آف سیدنا محمود" کے ص: 208 نمبر 276 پر درج ہے اور اس سے یقینی طور پر استنباط ہوا کہ انکی عمر مزید ۲۱ سال باقی ہے۔ چنانچہ 1965ء (بمطابق 1385ھ) میں آپ کا وصال ہوا یعنی حضور مسیح موعود کی تجدیدی صدی کے آخری سال اور پھر | ت مرزار < احمد کو روحانی خلافت اللہ تعالیٰ نے عطا کر کے پندرہویں صدی کیلئے مجدد بنا کر نازل فرمایا۔ فالحمد لله على ذلك۔

سوال نمبر ۱۳) وہ کونسی پیش گوئیاں ہیں جن کے مرزار < احمد صاحب مصداق ہوئے؟

الجواب) اس راقم نے | ت مرزار < احمد صاحب کی سیرت کے بیان Z دوئم میں تفصیل سے ایسی پیش گوئیاں بیان کر دی ہوئی ہیں جو کہ نبی پاک ﷺ حضور مسیح موعود اور | ت سیدنا محمود نے کی تھیں اور ایوب احمدیت کے حوالے سے آپ کی ذات میں پوری ہوئیں۔ آپ انکا مطالعہ فرمائیں۔

سوال نمبر ۱۴) وہ پیش گوئیاں بیان کریں جو مرزار < احمد صاحب نے کیں اور پوری ہوئیں؟

الجواب) راقم نے آپ کی سیرت بیان کرتے ہوئے آپ کی ان پیش گوئیوں کا ذکر کر دیا ہوا ہے کہ آپ کو خدمت قرآن کا موقعہ ملیگا۔ ہر ایک مجدد جو آتا ہے وہ خدمت قرآن اور بیان علوم قرآن جدیدہ ہی کیلئے آتا ہے۔ آپ نے ایک اعجازی تفسیر تقریباً 3500 صفحات پر مشتمل تحریر کر دی ہوئی ہے۔ مکمل تفسیر آپ کے وارثین کے پاس ہے۔ راقم نے اس میں سے کچھ Z حسب تو = نمونہ احباب کو ارسال کرنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے مولا کریم سے امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے سب رکاو > جلد دور فرما کر اس کی اشاعت کا سامان کروادینگا۔ دوسری پیش گوئی 1966 میں "ایوب" کا "ae" ب پانے کے بعد آپ نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکز یہ ربوہ میں کی اور جو خالد نومبر 1966 میں شائع شدہ ہے وہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد آپ دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ جس کی تاویل و تفصیل راقم نے آپ کی سیرت کے بیان میں کر دی ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ کے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس شاگرد کو کھڑا کر دیا جو کہ آپ کا روحانی خادم ہے اور محمود ثانی بھی جیسا کہ سیدنا محمود کے روایا شائع شدہ ہیں درج ہے کہ 1427ھ میں ظہور پریز ہوگا۔ آپکی مزید پیش گوئیاں جو کہ آپ کے الہامات اور روایا میں شائع شدہ اور درج ہیں انشاء اللہ انکا وقت بھی قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ | ت یوسف کی نبوت کی بنا ایک خواب پر ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۵) کیا | ت مرزار < احمد صاحب نے اپنے دعاوی حضور مسیح موعود کی طرح شائع کئے؟

الجواب) آپ کے دعاوی جس قدر اللہ نے چاہا شائع شدہ ہیں اور میرے شائع کردہ "ط" میں حوالے درج ہیں۔ آپ سے میرا سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ نظام کے اندر رہتے ہوئے کسی کیلئے گنجائش ہے کہ انکی مرضی کجخلاف کوئی بات کہہ سکے سوائے اس کے کہ تصادم کی صورت ہو آپ کو جیسے اللہ تعالیٰ نے سکھایا اپنے مخصوص حالات کے تحت اپنا منصبی کام کیا۔ آپ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس خادم کو اذن دیا کہ اس معاملہ کی عام اشاعت کر دوں تو میں نے یہ کام کر دیا اور جو صورت حال ہے آپ کو اس بات سے اندازہ ہو جانا چاہئے جو میری خط و A بت میں درج ہے۔ اب یہ مسئلہ انشاء اللہ اپنے وقت پر ضرور حل ہو جائیگا اور اللہ اور اس کے پاک رسول ﷺ اور حضور مسیح موعود کے فرمودات پر عمل درآمد کی تو = اسکے فضل اور کرم سے احباب کو مل جائیگی۔ اسوقت صورت تصادم ہی کی ہے۔ مگر کسی کو جرأت نہیں مردوں کی طرح سامنے آئے۔

سوال نمبر ۱۶) ہرنی، مرسل کو اپنی زندگی ہی میں دشمنوں پر غلبہ ہو جاتا ہے اس بارے میں مرزار < احمد صاحب کی پوزیشن کیا ہے؟

الجواب) آپ نے الوصیت پڑھی ہوگی اور قدرت ثانیہ کا بھی ذکر سنا ہوگا کہ بعض کام مرسل کے جو مکمل ہونے سے رہ جائیں انکی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ اس کے تابعین میں سے بعض وجود کھڑے کر کے تکمیل کرتا ہے۔ کیا | ت موسیٰ کے تمام دعوے پورے ہو گئے تھے؟ کیا | ت مسیح نے سب دعوے پورے کر دکھائے

تھے؟ کیا | تم مسیح موعود کے تمام دعوے مکمل ہو گئے ہیں؟ آپ نے تو ان کو کیا تھا کہ 300 سال کے اندر اندر مکمل غلبہ ہوگا۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ کے سب کام اور دعویٰ کیا آپ کی زندگی میں پورے ہو گئے؟ سب ادیان پر غلبہ جو کہ آپ کے روحانی فرزند مسیح موعود کے ذریعے تھا ہو؟ [ادیان پر غلبہ 300+1300 سال بعد بعثت نبی پاک ﷺ ہونا مقدر ہے اور اس میں ابھی تقریباً 175 سال باقی ہیں۔ اسلئے | ت مرزار < احمد صاحب پر یہ اعتراض ابھی | از وقت او 50% ہے آپ کے پیغام اور تبلیغ کی اشاعت کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز بندے کو کھڑا کیا ہے اور باقی کام اپنی منزل کی جانب بفضل خداوندی روا دواں ہے فالحمد للہ۔ انشاء اللہ انجام بمطابق ان مبشرات کے ہوگا جو کہ حضور مسیح موعود، سیدنا | ت محمود اور خود | ت مرزار < احمد صاحب کی طرف سے بیان شدہ ہیں اور مزید اس خادم نے مختلف ممالک میں (عت کے اندر شائع کر دیئے ہیں۔

سوال نمبر ۱۷) سلوگن LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE محبت سب کیلئے۔ نفرت کسی سے نہیں۔ یہ تو بہت عمدہ لگتا ہے مگر آپ نے اس کو خلاف تعلیم اسلام کیوں قرار دیا؟

الجواب) راقم نے حضور مسیح موعود کی تعلیم پیش کر کے (عت کے احباب کو اطلاع دی ہے کہ اپنی عقل سے یہ خود ساختہ سلوگن ان فرمودات کی خلاف ہے جو کہ حضور مسیح موعود نے قرآن پاک کی تعلیم کے حوالے سے بیان کئے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی بات یا رائے ظاہر نہیں کی بعض قول بظاہر اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر جب اللہ اور رسول کا فرمان واضح طور پر پیش کر دیا جائے تو پھر اس پر اصرار کرنے والے کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ غیر مسلموں سے دوستی، ان پر شفقت، ہمدردی، رحم تو ہو سکتا ہے لیکن محبت صرف اللہ اور مومنوں سے ہی ہو سکتی ہے۔ ضروری نہیں اگر کسی سے محبت نہ کی جائے تو اس کو نفرت یا دشمنی سمجھا جائے۔ اسلئے مندرجہ بالا سلوگن ایک طرح سے دین میں الحاد ہے اسلئے اس کو فی الفور ترک کرنا چاہئے۔ تعلیم قرآن ہے جو اللہ۔ رسول مومنوں کو دیں وہ لے لیں اور جس سے منع کریں اس سے رُک جائیں۔

سوال نمبر ۱۸) چندوں کی شرح کے مقرر کرنے کے بارے میں جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے وہ تو محمود اول کے دور میں مقرر کی گئی تھی؟

الجواب) اصولی طور پر یہ بات ہے کہ محمود اول ہو یا محمود ثانی یا کوئی بھی اگر وہ ایسی بات کریں جو فرمودات مسیح موعود کے خلاف ہو تو سعادت مندی یہی ہے کہ اسے رد کیا جائے۔ اسی طرح جیسے قرآنی تعلیم کی خلاف اگر کوئی حدیث پیش کی جائے تو اس کو لال نہیں کیا جائے۔ معاملہ بہت واضح ہے سعادت اسی میں ہے کہ جو قرآن، حدیث اور فرمودات مسیح موعود کے مطابق ہو، صرف اس ہی پر عمل کیا جائے؛ محمود اول حضور مسیح موعود کے ماتحت ہیں، اسلئے اگر کوئی غلطی ہو گئی ہے تو معلوم ہونے پر اصلاح کرنی لازمی ہے۔

سوال نمبر ۱۹) آپ نے اپنے محمود ثانی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیا آپ موکد بعد اب قسم کھا کر پیش کرنے کیلئے تیار ہیں؟

الجواب) جب اللہ تعالیٰ کوئی معاملہ اپنے کسی بندہ کے سپرد کرتا ہے تو اس کا کام دلائل کیساتھ متعلقہ لوگوں تک حکمت و وقار کیساتھ پہنچا دینا ہوتا ہے راقم ہر اس طریق پر کسی کی بھی تسلی کرنے کیلئے تیار ہے۔ جیسا کہ تعلیم اسلام میں ہے۔ اگر کسی صاحب کو تمام دلائل، شواہد اور براہین سن لینے کے بعد بھی مزید تسلی کیلئے قسم دلوانا ضروری سمجھے تو محض اسکی تسلی کی خاطر ایسا کر سکتا ہوں لیکن اس شرط کیساتھ کہ وہ اقرار کرے کہ اگر میں قسم اٹھا لوں تو اسی لمحہ یہ متصور ہوگا کہ وہ مجھے سچا سمجھتا ہے۔ یوں ہی بلا وجہ قسمیں کھا کر یقین دلانا عبث فعل ہے۔

سوال نمبر ۲۰) کیا آپ نے اپنی الگ (عت بنائی ہے یا لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں؟

الجواب) راقم نے اپنی کوئی الگ (عت نہیں بنائی نہ ہی کسی سے بیعت لی ہے۔ نظامی | ات نے میرے متعلق بہتان تراشی کر کے ایسی افواہیں پھیلائی تھیں جن کا میں نے فی الفور رد شائع کر دیا ہوا ہے۔ راقم صرف وہی کام کر رہا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تفویض کیا یعنی احباب (عت کو مجدد صدی پندرہ ایوب احمد بیت | ت مرزار < احمد صاحب کے منصب اور شان سے آگاہ کرنا۔

سوال نمبر ۲۱) آپ اپنے تعارفی کوائف سے مطلع کریں؟

الجواب) راقم کا نام چوہدری غلام احمد ولد حیات محمد عمر دم تحریر تقریباً 1/2-70 سال۔ دینی تعلیم: کسی باقاعدہ مدرسے سے نہیں حاصل کی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خود ہی اس کا شوق عطا فرمایا اور اپنا نور میرے دل میں داخل کیا اور میری فطرت میں ہی اپنی اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی محبت اور عشق کا بیج بویا۔ جو تھوڑا بہت از خود مطالعہ کیا اس میں برکت ڈالی اور بنیادی دینی علوم سے واقفیت، معرفت اور عرفان عطا فرمایا۔ دنیاوی تعلیم جس کے اظہار سے مجھے ہمیشہ انقباض رہا ہوں ہے: **M.A., B.Sc., L.L.B.**۔ قدرے عربی، فارسی، انٹرنیشنل لاء، سائیکالوجی، #سنی، لسانیات وغیرہ کے علوم جوانی میں حاصل کئے۔ تقریباً 25 سال مختلف کمرشل فرمز میں خدمات انجام دیں اور مزید دس سال اپنی کمپنی بنا کر کاروبار کیا۔ | ت مرزار < احمد کیساتھ تعلق عقیدت و محبت 1961ء میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت قائم ہوا اور اسکے فضل سے وقت کیساتھ آخر تک بڑھتا رہا فالحمد لله اور ان سے بفضل تعالیٰ بہت : پایانم الحمد لله دوران ملازمت اور اپنے نچی کاروبار کے سلسلے میں دنیا کے بہت سے ممالک میں آنا جانا رہا۔ 2004ء میں | ت مرزار < احمد صاحب کے وصال کے بعد میری مصروفیت 5 ت بحیثیت انکے معتمد اور محمود ثانی وہ سب شائع شدہ ہیں اور اس وقت خالصتاً میرا یہی مشن ہے۔

آخر میں سیدنا حضور مسیح موعود کے دو فرمودات لکھ کر اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں حضور نے فرمایا: "یہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ اولیاء اللہ میں کسی ایسی بات کا ہونا بھی سنت اللہ میں چلا آتا ہے جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب ماں عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے nے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تاکہ وہ نظر بد سے محفوظ رہے؛ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندوں کے ظاہری حالات میں ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے جس سے بد لوگ اس سے دور رہیں اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہیں۔ سعید آدمی nے کی اصل خوبصورتی دیکھتا ہے اور شقی کا دھیان داغ کی طرف رہتا ہے" (ملفوظات جلد 8 ص: 209) "مستعد اور سعید فطرتوں کیلئے ضروری تھا کہ وہ صدی کا سر آجانے پر نہایت اضطراب اور بیقراری کیساتھ اس مرد آسمانی کو حش کرتے اور آواز کے سننے کیلئے ہمہ تن گوش ہو جاتے جو انہیں یہ مژدہ سناتی کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ کے موافق آیا ہوں"۔ (ملفوظات جلد 4 ص: 3)۔ لہذا ضروری ہوا کہ مؤمنوں کو خود بھی اس امر میں دلچسپی لینی چاہیے جب صدق دل سے حش کریں گے تو دعویٰ کا علم بھی ہو جائیگا اور دعویٰ کا بھی (انشاء اللہ)۔

نوٹ: اس عریضہ میں میرے جن مضامین / ط متعلقہ کا حوالہ دیا گیا ہے یعنی بعنوان "حدیث نبوی کی حقانیت"۔ "سیرت | ت ایوب احمدیت" اور "وقت حاضر میں درکار اصلاحات"، احباب (عت کو عام ڈاک کے وہ E-mail کے ذریعہ بھی بھجوائے گئے تھے۔ اگر کسی بھائی کو ابھی میسر نہ ہوں تو میرے E-mail Account: chgahmed@gmail.com پر درخواست کر کے طلب فرما سکتے ہیں۔

والسلام،

ناچیز چوہدری غلام احمد

معتمد ایوب احمدیت و محمود ثانی